45691 - کیا زکاۃ کی مقدار سے زیادہ نکالنے سے سودی فوائد حلال ہو جاتے ہیں؟

سوال

بنکوں سے حاصل ہونے والے فوائد کے متعلق اختلافات سامنے آرہے ہیں کہ آیا یہ حلال ہیں یا حرام؟

توکیا جب میں رمضان میں ادا کیا جانے والا فطرانہ کی مقدار زیادہ ادا کروں جو فوائد کی مقدار سے زائد ہو تو کیا یہ فوائد میرے لیے حلال ہو جائیں گے اور میں انہیں صرف کر سکتا ہوں اور کیا وہ پاکیزہ بن جائیں گے؟

پسندیدہ جواب

معروف اور معتبر
اہل علم کا سودی فوائد کی حرمت پر اتفاق ہے، اور عالم اسلام میں اس کی حرمت میں کئی
ایک علمی کمیٹیوں کے فیصلے اور فتوی جاری ہو چکے ہیں، ان میں اسلامی ریسرچ اکیڈمی
ازھر کا فیصلہ بھی شامل ہے جو 1965 میلادی میں صادر ہوا جس میں 35 اسلامی ممالک کے
مندوب اور نمائندے شامل ہوئے اس قرار میں ہے کہ:

(قرض کی سب قسموں پر فوائد لینا
حرام ہیں، اس میں کوئی فرق نہیں کہ اس کا نام قرض استہلاکی (یعنی کھپت والا قرض)
یا اسے قرض انتاجی کہا جاتا ہو (یعنی پیداواری قرض) ہو، کیونکہ کتاب و سنت کی
مجموعی نصوص شرعی طور پر دونوں قسموں کی قطعی حرمت پر دلالت کرتی ہیں). انتہی

اور تنظیم موتمر اسلامی کے ذیلی ادارے
اسلامی فقہ اکیڈمی (مجمع فقہ الاسلامی) کے 1985 میلادی میں منعقدہ اجلاس میں یہ
فیصلہ ہوا کہ:

(ہر وہ قرض جس کی ادائیگی کا وقت ہو
چکا ہو اور مقروض شخص اس کی ادائیگی سے عاجز ہو تو اسے ادائیگی کا وقت دینے اور
تاخیر پر لیا جانے والا زیادہ یا فائدہ حرام ہے، اور اسی طرح قرض کے معاہدے میں
ابتدائی طور پر ہی لیا جانے زیادہ یا فائدہ بھی حرام ہے، یہ دونوں صورتیں سود اور
شرعا حرام ہیں) انتہی.

اوراسی طرح رابطہ عالم اسلامی کے
ذیلی ادارے مجمع فقہ الاسلامی (اسلامی فقہ اکیڈمی) کے 1986 میلادی میں منعقدہ
اجلاس میں قرار پاس ہوئی جس میں ہے کہ :

(ہر وہ مال جو سودی فوائد کے ذریعہ
آئے وہ شرعا حرام ہے، مسلمان کے لیے اس سے فائدہ اٹھانا جائز نہیں، کہ وہ مال اپنے
لیے رکھے یا اپنے اہل عیال میں سے جن کا وہ ذمہ دار ہے کا کوئی بھی کام اس مال سے پورا
کرے، بلکہ اس پر واجب ہے کہ وہ یہ مال عام مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لیے استعمال
کرے، مثلا مدارس یا ہسپتال وغیرہ میں، اور یہ صدقہ نہیں ہوگی بلکہ اس کے مال کی پاکیزگی
اور طہارت کے طور پر ہے.

اور کسی بھی حالت میں ان سودی فوائد
کو بنک کے لیے نہیں چھوڑنا چاہیے تاکہ وہ اس مال سے اور مالی طاقت حاصل کرے اور اس
مال سے بنکوں کا گناہ باہر اور بھی زیادہ ہو، کیونکہ بنک ان اموال کو عادتا یہودی
اور عیسائی اداروں اور تنظیموں پر صرف کرتا ہے، لہذا اس طرح مسلمانوں کا مال
مسلمانوں کے خلاف لڑائی اور مسلمانوں کی اولاد کو ان کے عقیدہ سے برگشتہ کرنے میں
استعمال ہونے لگے گا، یہ علم میں ہونا چاہیے کہ ان سودی بنکوں کے ساتھ فائدہ یا
فائدہ کے بغیر لین دین کرتے رہنا جائز نہیں ہے) انتہی.

آپ مزید تفصیل اور فائدہ اور اہمیت
کے پیش نظر مندرجہ ذیل سوال نمبروں کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں :

(
12823) اور (
20695) اور (
292) اور (
22392).

اور اس سے یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ ان
فوائد کی حرمت کے متعلق جو اختلافات سامنے آرہے ہیں ان کی کوئی حیثیت اور قدرو
قیمت نہیں.

اور پھر سودی فائدہ خبیث اور گندا
مال ہے، نہ تو اس سے صدقہ نکالا جا سکتا ہے اور نہ ہی زکاۃ، چاہے وہ رمضان المبارک
کا صدقہ ہو جسے فطرانہ کہتے ہیں یا پھر اس کے علاوہ صدقہ و خیرات ہو.

ان فوائد سے حاصل ہونے والے مال کو
مسلمانوں کی فلاح و بہبود پر صرف کرنا واجب اور ضروری ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ اگر
آپ میں استطاعت ہے تو سودی بنک کے ساتھ لین دین اور کاروبار کرنا بھی ترک کرنا واجب
اور ضروری ہے.

واللہ اعلم.